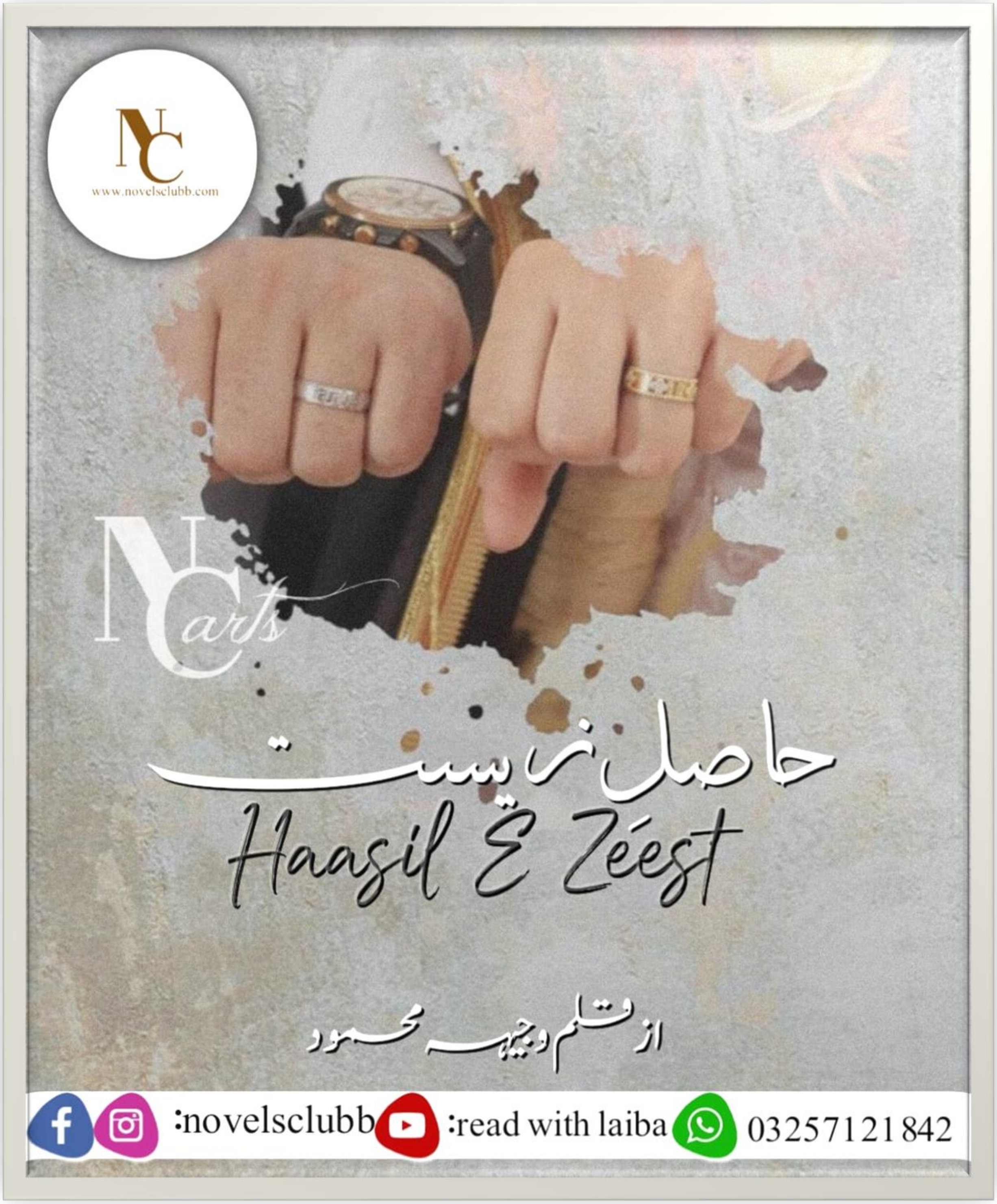
www.novelsclubb.com
حاصلِ زیست
Haasil E Zéest
از قلم وجیہہ محمود
:novelsclubb
:read with laiba
03257121842

اگر آپ میں لکھنے کی صلاحیت ہے اور آپ اپنا لکھا ہوا دنیا تک پہنچانا چاہتے ہیں، مگر آپ کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہے۔۔تو ہم سے رابطہ کریں۔

ہماری ٹیم آپ کو قدم قدم پر رہنمائی فراہم کرے گی اور آپ کی لکھی ہوئی تحریر دنیا تک لائے گی۔

آپ اپنا لکھا ہوا ناول، افسانہ، شاعری، ناولٹ، کالم یا آرٹیکل پوسٹ کروانا چاہتے ہیں تو اپنا مسودہ ہمیں ورڈ فائل یا ٹیکسٹ فارم میں میل کریں

novelsclubb@gmail.com

آپ ہمارے فیس بک، انسٹا پیج اور واٹس ایپ کے ذریعے بھی ہم سے رابطہ کر سکتے ہیں۔

FB PAGE:

NOVELSCLUBB

INSTA:

NOVELSCLUBB

WHATSAPP:

03257121842

حاصلِ زیست

از قلم

وجیہہ محمود

www.novelsclubb.com

"حاصلِ زیست"

از قلم (وجیہہ محمود)

قسط نمبر (08)

رات کے 11 بج چکے تھے، آسمان سیاہ چادر اوڑھے روشنی کی واحد امید چاند کو بھی اپنی تحویل میں لے چکا تھا۔ تاشفین سامنے پڑا لیپ ٹاپ آن کرتے پاس رکھا کافی کا مگ اٹھاتے کافی پینے لگا۔ وہ اس وقت سرمئی رنگ شرٹ کی ساتھ سیاہ ٹراؤزر پہنے صوفے پر بیٹھا تھا۔ آنکھوں پر چشمہ لگائے وہ لیپ ٹاپ کی سکرین پر نظر آتی تحاریر کو پڑھنے میں مصروف تھا کہ سبرینہ کمرے میں داخل ہوئیں، تاشفین نے نظریں اٹھاتے ان کی جانب دیکھا۔ وہ قدم اٹھاتی اس کی قریب آئیں اور اسکے صوفے سے کچھ فاصلہ پر موجود بیڈ پر بیٹھ گئیں۔ ان کے بیٹھنے پر تاشفین ان کی جانب متوجہ

ہوا، وہ متذبذب نظر آرہی تھیں۔تاشفین نے لیپ ٹاپ بند کرتے ایک جانب رکھا اور اپنا رخ انکی جانب موڑتے بولنے لگا،

"آپ کہیں اموجان میں سن رہا ہوں" وہ جانتا تھا کہ اس وقت سبرینہ کچھ کہنا چاہتی ہیں مگر اس سے بات کرنے کے لیے مناسب الفاظ تلاشنے میں مصروف ہیں۔اس کی بات پر سبرینہ نے گہری سانس لیتے اس کی جانب دیکھتے اسے مخاطب کیا،

"بیٹا میں تم سے بہت شرمندہ ہوں" تاشفین نے حیرت سے ان کی جانب دیکھا،

"کس بات کی پر اموجان؟"

"یہی بیٹا کہ آبرو۔۔۔"

"مگر اس میں آپ کا تو کوئی قصور نہیں ہے اموجان" تاشفین ان کی بات کاٹتا بولا،

"قصور ہے تاشفین! مجھے صالحہ سے بات کیے بغیر تم سے بات نہیں کرنی چاہیے تھی" ان کی بات پر تاشفین گہری سانس لیتے سبرینہ کی جانب دیکھتے بولنے لگا،

"اموجان اس میں نہ تو آپ کا کوئی قصور ہے نہ کسی اور کا! یہ سب مقدر کا لکھا تھا اور ایسے ہی ہونا طے تھا"

"پر بیٹا پھر بھی۔۔۔" سبرینہ کی بات پر وہ مسکرایا،

"اموجان وہ میرے نصیب کا نہیں کسی اور کے نصیب کا حصہ تھی، تبھی تو بات بڑھنے سے پہلے ختم ہو گئی" سبرینہ اس کی بات سنتے خاموش ہو گئی مگر پھر بولنے لگی،

"پر بیٹا تمہارا دل۔۔۔" تاشفین اٹھ کر ان کے پاس جا بیٹھا اور ان کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیتا ان کی بات کاٹتا بولا،

www.novelsclubb.com

"آپ میرے لیے پریشان مت ہوں اموجان، میں ٹھیک ہوں" اس کی بات پر سبرینہ خاموش ہو گئی مگر وہ ماں تھی اپنے بیٹے کی دلی کیفیت سے واقف تھی۔ کچھ لمحے خاموشی کی نظر ہوئے،

"تم بھی پریشان مت ہونا بیٹا" وہ مسکراتے ہوئے بولنے لگی،

"میں تمہارے لیے ایک بہت اچھی لڑکی کا انتخاب کروں گی" سبرینہ کی بات پر تاشفین کے ہونٹوں پر پھیلی مسکراہٹ سمٹی، اسکے ہاتھوں کی گرفت ڈھیلی ہوئی،

"اموجان، میری ایک بات مانیں گی؟" سبرینہ اثبات میں سر ہلاتے اس کے ماتھے پر بکھرے بال سمیٹنے لگی،

"ہو سکے تو آپ کچھ عرصے کے لیے یہ موضوع چھوڑ دیں" سبرینہ نے فوراً اسکی جانب دیکھا، دونوں کی نظریں ملیں،

www.novelsclubb.com

"پلیز"تاشفین کے دوبارہ کہنے پر سبرینہ کو فوراً اپنی جلد بازی کا احساس ہوا، وہ تاشفین کی آنکھوں میں موجود تکلیف کیسے فراموش کر گئیں تھیں۔

"تم فکر مت کرو بیٹا، تمہاری رضامندی میرے لیے بہت معنی رکھتی ہے، جیسا تم چاہو گے ویسا ہی ہو گا" وہ مسکراتے ہوئے بولیں، جس پر تاشفین بھی مسکرایا۔

کمرہ عدالت کے باہر اس وقت خوب گہما گہمی تھی، کچھ لمحے پہلے ہی ایک کیس کا فیصلہ سنایا گیا تھا۔ وہ اس وقت کمرہ عدالت سے باہر نکل رہی تھی، اس کے بازو کا زخم اب کافی بہتر تھا پر طبیعت پچھلے دو دن سے کچھ خراب تھی جس کے باوجود بھی وہ آج رشناء کے کیس کی دوسری اور آخری پیشی کے لیے آئی تھی۔ جس کے فیصلے کے بعد اب وہ مطمئن اور پر سکون تھی۔ رشنا کے بچوں کی کسٹڈی رشناء کو دے دی گئی تھی جس کا سارا کریڈٹ وہ صرف اور صرف آبرو کو دیتی تھی، جس نے اپنی جان پر کھیلتے اس کا کیس لڑا تھا۔ کمرہ عدالت سے نکلتے اب اس کا رخ اپنے آفس کی

جانب تھا کہ اچانک اس کی نظر دائیں جانب کچھ فاصلے پر کھڑے شاہزین پر پڑی نجانے اس کے دماغ میں اچانک ایسا کیا خیال آیا کہ اس کے قدم اس سمت بڑھنے لگے جہاں شاہزین کھڑا تھا۔وہ قدم اٹھاتی اس کے سامنے جا کھڑی ہوئی، جو ماتھے پر بل ڈالے کسی سے فون پر بات کر رہا تھا۔آبرو کو اپنی جانب آتا دیکھ کر وہ فون کاٹتے اس کی جانب متوجہ ہوا،

"یقیناً تمہیں بہت افسوس ہوا ہو گا آج مجھے یہاں زندہ دیکھ کر، ظاہر ہے تمہارا منصوبہ جو ناکام ہو گیا" آبرو طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ بولی،

"اگر منصوبہ تمہیں مارنے کا ہوتا تو گولی یہاں سے نہیں گزرتی" اس نے اس کے بازو پر بندھی پٹی کی جانب اشارہ کیا اور پھر اپنے ماتھے پر انگلی رکھتے بولا،

"بلکہ یہاں سے آر پار ہوتی" وہ شاہزین لاشاری تھا۔الفاظ سے کھیلنا وہ جانتا تھا۔اس کی بات پر آبرو نے کچھ بولنے کے لیے لب کھولے ہی تھے کہ شاہزین دوبارہ بولا،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"خیر پھر بھی کافی ڈھیٹ ثابت ہوئی ہو تم"اس کی بات پر آبرو مسکرائی،

"یہ بات میں تمہیں پہلے ہی بتا چکی تھی کہ میں کتنی ڈھیٹ ہوں اور آج یقیناً تم دیکھ بھی چکے ہو"وہ یہاں کھڑی کیوں اس سے ہم کلام تھی وہ خود بھی انجان تھی۔

"مگر ایک بات پر میں حیران ہوں کہ جب تمہیں معلوم تھا کہ فائرنگ میں نے کروائی ہے تو تم نے میرے خلاف (ایف-آئی-آر) کیوں نہیں کروائی"وہ رکا،

"میرے خلاف جانے سے ڈر گئی تھی کیا"وہ طنزیہ انداز میں بولا جس پر آبرو مسکرائی،

"یہ صرف تمہاری غلط فہمی ہے کہ میں تم سے ڈر گئی تھی"وہ اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے بول رہی تھی۔

"میں نے تمہیں صرف تمہارے باپ کی وجہ سے چھوڑا ہے"وہ مسکرا کر یہ کہتی وہاں رکی نہیں۔

اسے معلوم تھا کہ شاہزین لاشاری، فیاض لاشاری کا بیٹا ہے، وہی فیاض لاشاری جن کی رفاقت میں حیات صاحب نے اپنی عمر کا ایک بڑا حصہ گزارا تھا جبکہ دوسری جانب کھڑے شاہزین کا دماغ اس کے کہے گئے آخری جملے کے گرد گھومنے لگا تھا کہ "تمہیں صرف تمہارے باپ کی وجہ سے چھوڑا ہے!"

ایک پر حدت دن کا آغاز ہو چکا تھا۔ سورج اپنی پوری آب و تاب سے چمکتا اہل زمین کو روشنی اور حدت فراہم کر رہا تھا۔ سِٹی ہاسپٹل لاہور کے سامنے بھی مریضوں کا رش لگا تھا، ہر جانب گہما گہمی تھی۔ اتنے میں ایک ایمبولنس ہسپتال کی عمارت کے سامنے آر کی، ایمبولنس کو آتا دیکھ کر ہاسپٹل کا عملہ فوراً حرکت میں آیا۔ ایک شخص ایمبولنس کا دروازہ کھولتے باہر آیا، وہ عادل تھا جس کی سفید شرٹ اس وقت خون سے رنگی تھی۔ اس کا چہرہ اس کی کیفیت بتانے کے لیے کافی تھا۔ اس کے ساتھ اس کی امی بھی موجود تھیں۔ ان سب نے جلدی سے حفصہ کو سٹریچر پر ڈالا اور عمارت

www.novelsclubb.com

کے اندر داخل ہوئے۔اسے فوراایمر جنسی وارڈ کی جانب لے جایا گیا۔حفصہ کا وجود بے سدھ پڑا تھا۔اس کے سر سے خون تیزی سے بہہ رہا تھا۔کچھ ڈاکٹرز بھی ان کی جانب متوجہ ہوئے،ایک ڈاکٹر نے آگے بڑھتے اس کی نبض چیک کی،

"اومائی گاڈ، جلدی کریں انہیں فوراندر لے چلیں"ڈاکٹر کے کہنے پر وہ تیزی سے حفصہ کو ایمر جنسی وارڈ میں لے گئے اور دروازہ بند ہو گیا جبکہ باہر کھڑے عادل اور اس کی ماں کے اوسان مکمل خطا ہو گئے تھے۔

"یہ۔۔۔یہ کیا ہو گیا عادل؟"عادل کی امی متفکر انداز میں اس کی جانب دیکھتی بولیں،جو دیوار کے ساتھ کھڑا ویران اور سنجیدہ نگاہوں سے سامنے ایمر جنسی وارڈ کے بند دروازے کو دیکھ رہا تھا جہاں سے ابھی حفصہ کو لے کر گئے تھے۔ان کی بات پر اس نے ان کی جانب دیکھا اور پھر اپنے خون میں رنگے ہاتھوں کی جانب دیکھنے لگا اور نفی میں سر ہلاتے بولنے لگا۔

www.novelsclubb.com

"میں۔۔۔میں نے کچھ نہیں کیا امی۔۔"اس کی بات پر وہ حیرت سے اسکی جانب دیکھتیں اس کے قریب آئیں۔

"چپ ہو جاؤ عادل،اس میں ہمار کوئی قصور نہیں ہے، تم پریشان مت ہو بس جلدی سے اس کے گھر والوں کو اطلاع دو"ان کا لہجہ بے تاثر تھا جس پر عادل خالی خالی نظروں سے انہیں دیکھتا رہا جبکہ اس کی امی اس کے ان بدلتے تاثرات پر حیران تھیں۔

"عادل جلدی کرو"وہ عادل کو دوبارہ اس کیفیت میں کھوتا دیکھ کر بولیں، جس پر عادل اثبات میں سر ہلاتا وہاں سے چلا گیا۔

وہ تھکے ہوئے انداز میں کرسی پر بیٹھ گئی اور کرسی کی پشت سے ٹیک لگاتے آنکھیں موند لیں۔اسے ابھی ایسے بیٹھے کچھ دیر ہی گزری تھی کہ اس کی سماعت سے فون کی

آواز ٹکرائی۔اس نے آنکھیں کھولتے ہاتھ آگے بڑھاتے موبائل اٹھایا، سکرین پر حفصہ کا نام جگمگا رہا تھا۔اس نے مسکراتے ہوئے کال اٹینڈ کرتے فون کان سے لگایا،

"السلام علیکم آپی" وہ مسکراتے ہوئے بولی مگر دوسری جانب سے آتی عادل کی آواز پر وہ ایک دم حیران ہوئی، حیرت کی وجہ اسکا لہجہ تھا۔عادل کی جانب سے کی جانے والی بات پر آبرو کے چہرے کا رنگ ایک دم سفید پڑا، چہرے کے تاثرات ساکت ہوئے، وہ فوراً کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"کون۔۔۔کون سے ہاسپٹل میں؟" عادل کا جواب سنتے ہی اس نے فوراً فون کاٹا اور تیزی سے اپنے موبائل پر نمبر ڈائل کرتے فون کان کو لگایا اور اپنا سامان سمیٹنے لگی۔ مسلسل بیل جانے کے باوجود بھی دوسری جانب سے کوئی فون نہیں اٹھا رہا تھا۔آبرو نے نہایت پریشانی کے عالم میں تیزی سے دوبارہ کال ملائی اور بیگ کی زپ بند کرتے کندھے پر ڈالتے باہر کی جانب قدم بڑھانے لگی۔ تیسری بار کال ملانے پر فون دوسری جانب سے اٹھا لیا گیا، جس پر آبرو فوراً بولی،

"رتبہ۔۔۔رتبہ۔۔آپی۔۔۔"وہ تیز تیز قدم اٹھا رہی تھی،اس کی سانس پھولنے لگی۔

"آپی سیڑھیوں سے گر گئی ہیں رتبہ۔۔۔وہ اس وقت سٹی ہاسپٹل میں ہیں۔۔۔تم جلدی سے امی کو لے کر وہاں پہنچو"اس نے یہ کہتے فون کاٹا اور باہر پارکنگ ایریا کی جانب بڑھ گئی۔اس کی ساری تھکان یہ خبر جذب کر گئی تھی۔

وہ بھاگتی ہوئی ہسپتال کی عمارت میں داخل ہوئی،اسے اپنا دل کانوں میں دھڑکتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔تیز ہوتی سانسوں کے ساتھ وہ بھاگتی ہوئی ایمرجنسی وارڈ کی جانب گئی جہاں اسے سامنے ہی صالحہ بیگم اور رتبہ دکھائی دیں۔وہ بھاگتی ہوئی ان کے قریب پہنچی۔صالحہ بیگم جو بینچ پر بیٹھی رتبہ کے گلے لگے شدت سے رو رہی تھیں آبرو پر نظر پڑتے اسے پکارنے لگیں

"آبرو، آبرو میری حفصہ۔۔۔۔ میری۔۔۔ بچی" ان کی آواز میں موجود درد اور تکلیف سے آبرو کا دل پھٹنے لگا تھا۔ آبرو انکے قریب پہنچتے انہیں خود سے لگاتے تسلی دینے لگی،

"امی، امی سنبھالیے خود کو، آپی کو کچھ نہیں ہو گا" وہ ان کو تسلی دے رہی تھی جبکہ پاس کھڑی رتبہ بھی بے آواز رو رہی تھی۔ کچھ فاصلے پر کھڑا عادل اور اس کی امی بھی انہی کی جانب دیکھ رہے تھے۔ کچھ دیر وہ یوں ہی صالحہ بیگم کو ساتھ لگائے بیٹھی رہی مگر کچھ لمحوں بعد وہ رتبہ کو صالحہ بیگم کے پاس بٹھاتے خود عادل اور اس کی امی کی جانب چلی گئی۔

"یہ سب کیسے ہوا تھا؟" آبرو کے لہجے کی سختی وہ دونوں محسوس کر سکتے تھے۔

"ہمیں تو خود کچھ سمجھ نہیں آیا بیٹا، میں تو اس کی چیخوں کی آواز پر اندر گئی تو وہ سیڑھیوں سے گری ہوئی تھی" عادل کی امی اپنے آنسو صاف کرتی بولی،

"آپ لوگ اس وقت کہاں تھے؟"آبرو کے سوال پر انہوں نے ایک نظر عادل پر ڈالی اور پھر بولنے لگیں،

"میں۔۔۔۔میں کچن میں تھی بیٹا۔۔"

"اور عادل بھائی۔۔؟"آبرو عادل کی جانب دیکھتی بولی،

"عادل۔۔۔۔عادل گھر سے باہر تھا"وہ گھبراہٹ میں جھوٹ پر جھوٹ بولنے لگی تھیں۔

اس سے پہلے کہ آبرو کچھ اور بولتی ایمرجنسی کا دروازہ کھلا اور ڈاکٹرز باہر آئے۔وہ سب تیزی سے ان کے قریب گئے۔

"مریض کا بہت خون بہہ چکا ہے، ہم اپنی پوری کوشش کر رہے ہیں آپ لوگ بھی دعا کیجئے"وہ یہ کہتے واپس اندر چلے گئے جبکہ صالحہ بیگم کے رونے میں مزید شدت آچکی تھی۔آبرو ان کے قریب جاتے انہیں سنبھالنے لگی، رتبہ بھی پاس بیٹھی

www.novelsclubb.com

مسلسل آنسو بہا رہی تھی جبکہ عادل نے اپنی امی کی جانب دیکھا اور نفی میں سر ہلاتا کچھ دور جا کھڑا ہوا۔

آبرو صالحہ بیگم کو خود سے لگائے کافی دیر تک یونہی بیٹھی رہی، اسی دوران اس کی نگاہ عادل کی امی کے چہرے پر پڑی جو آنسو بہاتے ان کے غم میں غمگیں ہونے کا مظاہرہ کر رہی تھیں جبکہ عادل کے چہرے پر چھائے تاثرات سے واضح محسوس ہو رہا تھا کہ وہ اس وقت کتنا متفکر اور پریشان ہے جبکہ اس کے تاثرات کی اصل وجہ تو وہ پچھتاوا تھا جو اسے اندر ہی اندر سے کھانے لگا تھا۔ وہ اپنے ہاتھوں کو دیکھنے لگا جن پر اب خون کا کوئی داغ باقی نہ تھا مگر اس کے باوجود اسے اپنے ہاتھ اب بھی خون میں رنگے نظر آ رہے تھے۔ وہ آس پاس ایک نگاہ ڈالتے اپنے ہاتھوں کو چھپاتے ان پر نہ نظر آنے والے خون کے دھبے صاف کرنے لگا۔ وہ مسلسل مدہم آواز میں کچھ بڑبڑا رہا تھا۔

"میں۔۔۔ میں نے کچھ نہیں کیا" وہ نفی میں سر ہلاتا یہی الفاظ دہرا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

ایک مجرم کی سب سے بڑی سزا "احساس جرم" ہے اور عادل کی سزا آج شروع ہو چکی تھی۔

ہاسپٹل کی راہداریوں میں وقت اپنی رفتار بہت کم کر لیتا ہے۔ یہاں گزرا ایک ایک لمحہ صدیوں کی مسافت معلوم ہوتا ہے۔ ابھی صرف 20 منٹ ہی گزرے تھے کہ ڈاکٹر زدوبارہ باہر آئے، ان کے چہرے پر موجود تاثرات آبرو کو کسی بری خبر کا عندیہ دے رہے تھے۔ وہ صالحہ بیگم کو وہیں بٹھاتی ڈاکٹر کے پاس گئی دوسری جانب سے عادل بھی ان کے قریب آیا۔ وہ دونوں پُرامید نگاہوں سے ڈاکٹر کی جانب دیکھ رہے تھے پر ڈاکٹر کی جانب سے کہے جانے والے الفاظ ان کی امیدوں کو چکنا چور کر گئے تھے۔

"سوری ہم مریض کو نہیں بچا سکے" ڈاکٹر کی بات پر آبرو نے سختی نے اپنی آنکھیں میچیں، آنکھوں میں موجود آنسو بہتے ہوئے اس کے رخسار پر آ گئے۔ ڈاکٹر کی آواز پیچھے موجود باقی نفوس بھی سن چکے تھے۔

www.novelsclubb.com

"حفصہ۔۔۔۔حفصہ میری بچی" صالحہ بیگم بلک بلک کر رو رہی تھیں جبکہ پاس بیٹھی رتبہ کی بھی ہچکی بندھ چکی تھی۔عادل کی امی کی نظر عادل سے ملی جس کی آنکھوں میں خوف محسوس ہو رہا تھا۔آبرو تیزی سے صالحہ بیگم کے قریب آئی اور انہیں سنبھالنے لگی۔ڈاکٹر عادل کو مخاطب کرتے اسے ڈیڈ باڈی کے متعلق بتانے لگے۔آبرو صالحہ بیگم کو خود سے لگائے انہیں دلاسہ دیتے اپنے آنسو روکنے کی کوشش کر رہی تھی مگر اس کے آنسو بے اختیار بہہ رہے تھے۔ہاسپٹل کے در و دیوار ہر روز ایسی آہیں اور سسکیاں سنتے اب اس سب کے عادی ہو چکے تھے۔یہ در و دیوار کبھی پچھتاوے کی سسکیاں سنتے تو کبھی ماتم کی آہوں کے گواہ بن جاتے اور آج یہ حفصہ کے گھر والوں کی سسکیوں اور آہوں کے گواہ بن چکے تھے!

انسان کی جان اس دنیا میں اللہ کی امانت ہے اور ایک روز اس امانت کو اپنے مالک کے پاس لوٹ جانا ہے۔آج کے دن حفصہ کی جان بھی اس عارضی دنیا کو چھوڑتے

دوسرے جہاں کا سفر طے کر گئی تھی مگر اپنے پیچھے ڈھیروں آہیں، سسکیاں اور پچھتاوے چھوڑ گئی تھی۔ اس وقت عورتوں کے مجمعے کے درمیان پڑا حفصہ کا وجود بے جان تھا۔ ہر درد، تکلیف محسوس کرنے سے عاری جبکہ اس کے سارے درد آج اس کے وجود کے قریب بیٹھے لوگ محسوس کر پا رہے تھے۔ اس کی میت کو عادل کے گھر لایا گیا تھا اور وہیں سے اس کا جنازہ اٹھایا جانا تھا۔ ہر سو آہیں اور سسکیاں تھیں، اس جوان موت پر ہر آنکھ اشکبار تھی۔ عورتوں کے اس مجمعے میں اس کا ہر عزیز رشتہ موجود تھا، میت کے چاروں اطراف اس کی بہنیں موجود تھیں جن کی آنکھوں سے گرتا ہر آنسو حفصہ سے انکی محبت کا گواہ تھا جبکہ صالحہ بیگم آنسوؤں سے تر چہرہ لیے بار بار حفصہ کا منہ چوم رہی تھیں۔ وہ ماں تھیں ان کا دکھ بہت بڑا تھا، بہت بڑا ہے!

وہ سب سفید کفن میں لپٹے اپنے اس عزیز رشتے کا آخری دیدار کر رہے تھے۔ اس مجمعے میں کچھ خاصے پر صائمہ تائی اور وشمہ بھی موجود تھیں جبکہ سبرینہ اور رابعہ

www.novelsclubb.com

بیگم اس وقت صالحہ بیگم کو سنبھال رہی تھی۔گھر کے باہر موجود مردوں کے اس ہجوم میں جلال تایا اپنے دونوں بیٹوں کے ہمراہ موجود تھے جبکہ کچھ فاصلے پر تاشفین ،زاویار اور آفاق کھڑے عادل سے کچھ بات کر رہے تھے۔جنازے کا وقت ہو چکا تھا مرد اندر داخل ہونے لگے تاکہ میت کو اس کی آخری آرام گاہ تک پہنچا سکیں۔انسان جس طرح اس دنیا میں خالی ہاتھ آتا ہے، بالکل اسی طرح خالی ہاتھ اس دنیا سے واپس لوٹ جاتا ہے،ساتھ لے جاتا ہے تو صرف وہ نامہ اعمال جس پر اس کی اگلی زندگی کا انحصار ہوتا ہے۔حفصہ کی تدفین کے ساتھ آج اس کی ذات سے وابستہ بہت سے راز بھی دفن ہونے والے تھے مگر حفصہ نے اپنا معاملہ اللہ کی ذات پر چھوڑا تھا اور بے شک وہ سب سے بڑا منصف ہے۔رب کی ذات پر چھوڑے گئے معاملات ایسے ہی ختم نہیں ہو جایا کرتے،ان کا حساب بہت سخت ہوا کرتا ہے اور آج عادل کی حالت دیکھتے یہ اندازہ لگانا مشکل نہ تھا کہ اس کا انصاف شروع ہو چکا تھا۔مردوں نے آگے بڑھتے میت کو اٹھایا اور کلمہ شہادت کی صداؤں میں میت کو

لے جانے لگے، پیچھے موجود اس کے گھر والوں کے لاکھ چاہنے کے باوجود بھی وہ اسے روک نہیں سکتے تھے۔

انسان اس دنیا میں آتے غرور اور تکبر جیسی خصلتوں کو اپنا لیتا ہے اور یہ فراموش کر بیٹھتا ہے کہ وہ تو اپنی آخری منزل اپنی قبر تک جانے کے لیے بھی دوسروں کا محتاج ہے، ہم انسان تو اپنا آخری غسل بھی خود کو نہیں دے سکتے، پھر بھی افسوس کہ ہم ان تلخ حقیقتوں کو فراموش کر دیتے ہیں۔ اگر آج حفصہ کے دکھ اور تکلیف کے باب کا اختتام ہوا تھا تو عادل کے پچھتاوے کے باب کا آج آغاز ہوا تھا!

---

www.novelsclubb.com

رات کے اس پہر سب لوگ اپنے اپنے گھروں میں موجود تھے، گلیاں سنسان تھیں جبکہ سڑک پر گاڑیوں کا رش بھی نہ ہونے کے برابر تھا۔ اسی اثناء میں ایک سیاہ رنگ کی گاڑی لاشاری ولا کے سامنے آرکی۔ گل خان کے گیٹ کھولتے ہی گاڑی تیزی سے اندر داخل ہوئی، جس سے شاہزین لاشاری اترا۔ گاڑی کی چابی ہاتھ میں

گھماتے وہ لاؤنج میں داخل ہوا جہاں خاموشی نے اس کا استقبال کیا۔ وہ تیز تیز سیڑھیاں چڑھتا اپنے کمرے میں داخل ہوا، کمرہ تاریک تھا۔ شاہزین نے ہاتھ بڑھاتے بلب آن کیا، کمرہ روشنی میں نہا گیا۔ وہ قدم آگے بڑھاتا بیڈ کے قریب گیا اور اپنی جیکٹ اتارتے سائیڈ پر رکھی۔ گاڑی کی چابی ٹیبل پر رکھتے وہ جوتوں سمیت بیڈ پر لیٹ گیا۔ اس کا سر اس وقت درد سے پھٹ رہا تھا۔ اس نے ہاتھ آگے بڑھاتے جیکٹ کی پاکٹ سے سگریٹ کا ڈبہ نکالا جو خالی تھا۔ جھنجھلاتے ہوئے اسے واپس پھینکتے وہ اٹھا اور سائڈ دراز کھولتے نیا ڈبہ نکالا اور لائٹر سے سگریٹ جلاتے وہ سگریٹ پینے لگا۔ وہ اپنی ہر تکلیف، درد، پریشانی کا علاج صرف سگریٹ کو مانتا تھا اسے ایسے بیٹھے ابھی کچھ دیر ہی ہوئی تھی کہ اس کا فون بجنے لگا۔ فون پر جگمگاتا نام دیکھتے اس نے فوراً فون اٹھایا،

"ہاں بولو کیا پتہ چلا" سگریٹ کا گہرا کش لیتے اسنے دوسری جانب سے کہی جانے والی بات سنی،

www.novelsclubb.com

"ٹھیک ہے میں دیکھتا ہوں" یہ کہتے وہ فون کاٹ چکا تھا۔ سگریٹ ایش ٹرے میں رکھتے وہ موبائل کی سکرین پر انگلیاں چلاتے کچھ تلاشنے لگا۔ اسے کچھ دیر پہلے ایک فائل موصول ہوئی تھی، اب اسکی نگاہوں کا مرکز اس فائل کا پہلا صفحہ تھا، جس میں لکھا آبرو صدیقی کا نام بہت واضح تھا۔ صبح جب اس کی ملاقات عدالت میں آبرو سے ہوئی تھی تو اس کا کہا گیا جملہ شاہزین کو بے چین کر گیا تھا کہ آخر آبرو فیاض لاشاری کو کیسے جانتی ہے!!

شاہزین نے اسی وقت اپنے کسی آدمی کو کہتے آبرو کی تمام معلومات اسے فراہم کرنے کو کہا تھا جس کا نتیجہ یہ فائل تھی۔ وہ فائل میں درج تفصیلات پڑھنے لگا کہ ولدیت کے خانے میں لکھا حیات صدیقی کا نام پڑھتے وہ رکا اور اپنے ذہن پر زور ڈالنے لگا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ یہ نام وہ پہلے کہیں سن چکا تھا کہ اچانک اسکے ذہن میں جھماکہ ہوا اور کڑیوں سے کڑیاں ملنے لگیں۔ یہ حیات صدیقی وہی شخص تھا جس کا ایکسڈنٹ اس کی گاڑی سے ہوا تھا۔

www.novelsclubb.com

"اوہ تو یہ آبرو اس کی بیٹی ہے" وہ موبائل کو واپس رکھتے دوبارہ سگریٹ اٹھائے گہرے کش لینے لگا۔ وہ سب سمجھ چکا تھا کہ آبرو کو یہ تو معلوم ہے کہ شاہزین فیاض لاشاری کی اولاد ہے مگر وہ یہ نہیں جانتی کہ یہی شخص اس کے باپ کا قاتل ہے ورنہ وہ کبھی اس سے یوں ہم کلام نہ ہوتی! شاہزین کو ایک دم خود پر حیرت ہوئی کہ وہ کیوں ایک عام سی لڑکی اور اس کے باپ کے بارے میں سوچتے اپنا وقت ضائع کر رہا تھا مگر اس کا جواب اس کے پاس بھی موجود نہ تھا!

آسمان پر چھائے بادل بھی آج چاند کو زمین کا دیدار کرنے کی اجازت نہیں دے رہے تھے۔ آبرو نے آخری پلیٹ دھوتے سٹینڈ پر رکھی اور نل بند کرتے، ہاتھ گردن سے لپٹے دوپٹے سے خشک کریے اور کچن پر ایک آخری نگاہ ڈالتے، لائٹ بند کی اور باہر آگئی۔ پورا گھر اس وقت تاریکی میں ڈوبا تھا۔ ہر کوئی اپنے اپنے بستر میں لیٹا آنسو بہا رہا تھا۔ وہ قدم اٹھاتی اپنے کمرے کی جانب چل پڑی۔ حفصہ کی وفات کو

آج پانچ دن ہونے گئے تھے۔وہ اپنے ساتھ ان سب کے چہروں کی مسکراہٹ اور خوشیاں بھی لے گئی تھی۔گھر پر ہوئی اس جوان موت نے ان سب کو توڑ دیا تھا۔ان کی آس پاس کے تمام لوگ بھی اس جوان موت پر غمگیں تھے مگر ہونی کو کون ٹال سکتا ہے!

وہ قدم اٹھاتی اپنے کمرے میں داخل ہوئی اور واشروم کی جانب بڑھ گئی جبکہ دوسرے کمرے میں موجود اصباح حفصہ کی تصویر کو سینے سے لگائے بے آواز آنسو بہارہی تھی۔سب بہنوں میں اصباح سے سب سے زیادہ گہری دلی وابستگی حفصہ کی تھی۔وہ اس کی بہن،اس کی دوست،اس کی ہمراز تھی۔صالحہ بیگم اس وقت کمرے میں بستر پر نیم دراز تھیں،نینداں کی آنکھوں سے کوسوں دور تھی،دوائیاں بھی اب ان پر کوئی اثر نہ کرتی تھیں۔ہاتھ میں موجود تسبیح کے ہر دانے کے ساتھ ان کی آنکھوں میں موجود آنسوان کے رخسار پہ بہہ رہے تھے۔سب کا غم ایک طرف اور صالحہ بیگم کا درد ایک طرف تھا۔ان کی پہلی اولاد،پہلی بیٹی انہیں چھوڑ کر جاچکی

www.novelsclubb.com

تھی۔وہ اس کی تمام اذیتوں سے باخبر تھیں،وہ جانتی تھیں کہ اس نے اپنی زندگی کن مشکلات میں گزاری ہے مگر آج ان کا کلیجہ پھٹ رہا تھا۔وہ ہمیشہ صبر کرتی تھی،ان سے اپنی کسی تکلیف کا تذکرہ نہیں کرتی تھی کہ کہیں وہ انہیں اس کی وجہ سے کوئی پریشانی نہ ہو اور آج اسی طرح وہ اپنے تمام درد اپنے دل میں سموئے بہت دور جا چکی تھی۔اولاد کے لیے والدین کا دکھ بے شک بہت بڑا اور تکلیف دہ ہوتا ہے پر والدین کی زندگی میں اگر ان کی اولاد انہیں چھوڑ جائے تو اس تکلیف کا اندازہ کرنا ناممکن ہے۔

رتبہ اور حرم بھی اپنی کمرے میں اپنے اپنے بستر پر موجود تھیں،وہ سو چکی تھیں مگر ان کے چہرے پہ آنسوؤں کے مٹے مٹے نشان ان کی زندگی میں آئے اس سانحے کو عیاں کرتے تھے۔

واش روم کا دروازہ کھلا اور آبرو باہر آئی،اس کے چہرے اور بازوؤں سے پانی کی بوندیں ٹپک رہی تھیں،وہ وضو کر کے آئی تھی۔اس نے دوپٹہ سلیقے سے چہرے

www.novelsclubb.com

کے گرد لپیٹتے جائے نماز بچھایا اور گہری سانس لیتے نماز پڑھنے لگی۔ آبرو کو عادل اور اس کی امی کی کہی گئی باتوں پر یقین نہ تھا مگر حفصہ کے جنازے کے وقت وہ عادل کی حالت اپنی آنکھوں سے دیکھ چکی تھی کہ وہ کس طرح ویران اور افسردہ چہرہ لیے ادھر ادھر گھوم رہا تھا۔ جس پر آبرو مزید اس بارے میں کچھ سوچ ہی نہ پائی۔ اسے ان دونوں کی ساری زیادتیوں کا علم تھا مگر جب بھی وہ حفصہ سے بات کرتی تو وہ ہمیشہ اسے ایک ہی بات کہتی جو آج بھی آبرو کے کانوں میں گونج رہی تھی،

"میں اپنے تمام معاملات اپنے رب پر چھوڑ چکی ہوں آبرو، میں اس کی ہر رضا میں راضی ہوں" اور اس بات پر آبرو ہمیشہ خاموش ہو جاتی۔

www.novelsclubb.com

کچھ دیر بعد آبرو نماز مکمل کر چکی تھی۔ دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتے اسے سب سے پہلے حفصہ یاد آئی، اس کی آنکھوں میں موجود آنسو بہنے لگے۔ اسے افسوس تھا کہ وہ اپنی بہن کی زندگی کی مشکلات کو کم نہیں کر پائی تھی اور وہ انہیں مشکلات سے لڑتے

لڑتے زندگی کی بازی ہار گئی تھی مگر اب آبرو اس کے لیے کچھ نہیں کر سکتی تھی سوائے دعا کے کہ اللہ اس کی اگلی منازل آسان کرے!

ہمارے آس پاس بھی حفصہ جیسے بہت لوگ موجود ہیں، جن کی زندگی میں پریشانی اور تکالیف کے سوا کچھ نہیں ہوتا، وہ ہر وقت صبر کا دامن تھامے رکھتے ہیں مگر زندگی ان کے لیے کبھی آسان نہیں ہوتی اور ایک روز وہ انہیں مشکلوں سے لڑتے لڑتے اس جہان فانی سے کوچ کر جاتے ہیں۔ان کے ساتھ برا کرنے والوں کا مکافات ان کی حیات میں تو نہیں ہو پاتا مگر ان کی موت ان لوگوں کے لیے سبق کا سامان بن جاتی ہے اور ان لوگوں کو ان کے صبر کا پھل دوسرے جہان میں ضرور ملتا ہے۔آبرو نے دعا کے لیے اٹھائے ہاتھ چہرے پر پھیرے اور اٹھ کھڑی ہوئی۔جائے نماز سمیٹ کر ایک جانب رکھا اور دوپٹہ کھولتے بیڈ کی طرف بڑھ گئی۔حفصہ کی وفات کے بعد جب بھی وہ سب ایک ساتھ بیٹھتے تو انہیں حفصہ بہت شدت سے یاد آتی، وہ مسکراتا ہوا چہرہ، وہ آواز انہیں بے چین کر دیتی مگر اب یہ دکھ

www.novelsclubb.com

تو عمر بھر کا تھا۔ ہر خوشی اور غم میں بچھڑوں کا یاد آنا تو ایک فطری بات ہے۔ کسی ایک کے چلے جانے سے یہ دنیا رکتی تو نہیں ہے مگر ان کی زندگیوں میں ایک خلاء پیدا ہو جاتا ہے جسے چاہ کر بھی کوئی دوسرا پورا نہیں کر سکتا۔ آبرو بستر پر لیٹی چھت پر گھومتے پنکھے کی جانب دیکھنے لگی، آج ایک اور رات اسے یوں ہی آنکھوں میں گزارنی تھی۔

وہ سب اس وقت صالحہ بیگم کے کمرے میں موجود تھے، بیڈ پر صالحہ بیگم کے ساتھ رتبہ بیٹھی تھی جبکہ سامنے رکھی دو کرسیوں میں سے ایک پر آبرو بیٹھی تھی، اس کے ساتھ والی کرسی پر اشعر بیٹھا تھا۔ وہ آفس سے سیدھا یہیں آیا تھا۔

"امی پلیز پر تھوڑا سا پی لیں" رتبہ انہیں سوپ پلانے کی کوشش کر رہی تھی مگر صالحہ بیگم روتے ہوئے مسلسل انکار کر رہی تھیں۔ وہ پورا پورا دن پوری پوری رات رونے میں گزار دیتی تھیں۔

"مجھے نہیں پینا رتبہ" وہ رندھی ہوئی آواز میں بولیں،

"چچی جان سنبھالیں خود کو، صبر کریں، اگر آپ کچھ کھائیں، پییں گی نہیں تو آپ کی طبیعت بگڑ جائے گی" اشعر صالحہ بیگم کو مخاطب کرتا بولا،

"مجھے صبر نہیں آتا بیٹا، میری بچی۔۔۔ میری حفصہ۔۔۔ وہ یوں مجھے چھوڑ کر چلی گئی میں۔۔۔۔" وہ ہچکیوں سے رونے لگی، رتبہ انہیں خود سے لگائے سنبھالنے لگی جبکہ سامنے بیٹھی آبرو کی آنکھیں آنسوؤں سے بھرنے لگی تھیں۔ وہ قدم اٹھاتی ان کے قریب گئی اور سوپ رتبہ سے لیتے خود صالحہ بیگم کے پاس جا بیٹھی،

"پلیز امی" صالحہ بیگم نے دوبارہ انکار کیا،

"ہماری خاطر امی" صالحہ بیگم نے سوجی ہوئی آنکھوں سے اس کی نم آنکھوں میں دیکھا اور پھر سوپ پینے لگیں۔ اشعر یہ سارا منظر دیکھ رہا تھا۔ کچھ دیر بعد وہ انہیں سوپ پلانے میں کامیاب ٹھہری تھی۔ وہ باؤل سائیڈ پر رکھتے اٹھ کھڑی ہوئی،

www.novelsclubb.com

"رتبہ امی کو دوائی دے دینا" وہ یہ کہتے قدم اٹھاتے کمرے سے باہر چلی گئی جبکہ اشعر کی نظریں اسے تب تک دیکھتی رہیں جب تک وہ اسکی نظروں سے اوجھل نہ ہو گئی۔ کچھ لمحے بعد وہ بھی اپنی جگہ چھوڑتا اٹھ کھڑا ہوا اور اس کے قدم آبرو کے کمرے کی جانب بڑھنے لگے۔ وہ دروازے میں کھڑا تھا جہاں سے اسے وہ سامنے بیٹھی روتی ہوئی دکھائی دے رہی تھی۔ اس نے دروازے پر دستک دی، جس پر آبرو نے فوراً اپنے آنسو صاف کرتے اس جانب دیکھا، جس پر اشعر قدم اٹھاتا اندر چلا آیا اور کچھ فاصلے پر پڑی کرسی کو اس کے سامنے رکھتے اس پر بیٹھ گیا۔

"ان آنسوؤں کو مت روکو آبرو، انہیں بہنے دو اس طرح تمہارا غم ہلکا ہو جائے گا" وہ اس کے سامنے بیٹھا اس کی جانب دیکھتا بول رہا تھا۔

"مجھے معلوم ہے کہ تم سب کا غم بہت بڑا ہے مگر آبرو تمہیں سب کو سنبھالنا ہو گا اور یہ تبھی ممکن ہے جب تم خود کو سنبھالو گی" اس کی بات پر آبرو نے اپنے آنسو صاف کرتے اس کی جانب دیکھا،

"میں خود کو تو سنبھال لوں مگر۔۔۔ مجھ سے امی کی یہ حالت دیکھی نہیں جاتی، میں میں۔۔۔" آنسو پھر اس کے رخسار پر بہنے لگے،

"پریشان مت ہو آبرو، وقت کے ساتھ ساتھ سب ٹھیک ہو جائے گا، ابھی ان کا زخم تازہ ہے مگر گزرتے وقت کے ساتھ وہ سنبھل جائیں گی، تمہیں بس ان کی صحت کا خیال رکھنا ہو گا" وہ دھیمے لہجے میں بول رہا تھا۔ جس پر آبرو دوبارہ بولنے لگی،

"ابو کے جانے کے بعد بھی میں نے بہت مشکل سے امی کو سنبھالا تھا اور اس بار۔۔۔" وہ رکی، نظریں اٹھاتے اشعر کی جانب دیکھا،

"میں بہت پریشان ہوں اشعر، کہیں انہیں کچھ۔۔۔" وہ خاموش ہو گئی، آج وہ اس سے اپنے دل کا حال کہہ رہی تھی۔ اشعر نے ایک نظر اس کے بہتے ہوئے آنسوؤں پر ڈالی اور پھر پاس بڑے جگ سے گلاس میں پانی انڈیلتے، گلاس آبرو کی جانب بڑھایا،

"یہ لو پہلے پانی پیو" آبرو نے ایک نظر اس کی جانب دیکھتے ہاتھ بڑھاتے گلاس تھاما اور پانی پینے لگی،

"تم فکر مت کرو آبرو چچی کو کچھ نہیں ہو گا، تمہیں بس انکا خاص خیال رکھنا ہو گا مگر ان کے ساتھ تم اپنا بھی خیال رکھو کیونکہ تم ہی ہو جو سب کو سنبھال سکتی ہو" وہ اسکو تسلی دیتا بولا،

"تم خود کو اکیلا محسوس مت کرو آبرو، میں تمہارے ساتھ ہوں، تمہیں کبھی بھی کسی بھی معاملے میں پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے" وہ رکا اور آبرو کی آنکھوں میں دیکھا،

"میں صرف اس مشکل میں ہی نہیں بلکہ ہر مشکل وقت میں تمہارے ساتھ کھڑا ہوں" وہ مسکراتا ہوا بولا۔ وہ اپنے الفاظ پر کتنا ثابت قدم تھا، یہ تو آنے والا وقت ہی بہتر جانتا تھا!

ہر سو تاریکی کا راج تھا، آسمان سیاہ رنگ کی چادر اوڑھے گہری نیند سو چکا تھا۔ وہ اس وقت ایک گھر کے سامنے کھڑی تھی، سفید رنگ کا لباس پہنے، سر پر سفید چادر اوڑھے، وہ دروازے کی عین سامنے کھڑی تھی۔ وہ پسینے میں شرابور تھی، اُس کے چہرے کے تاثرات سے پریشانی عیاں تھی۔ وہ زور زور سے دروازہ کھٹکھٹا رہی تھی، مگر دروازہ کھولنے والا کوئی نہ تھا۔ اچانک دروازہ خود بخود کھلتا چلا گیا، وہ اندر کی جانب بھاگی، اندر بھی ہر جانب تاریکی کا سماں تھا، مکمل اندھیرا ہونے کے باوجود بھی وہ کبھی ایک جانب بھاگتی تو کبھی دوسری جانب، اُس کی سماعتوں سے ایک چھوٹے بچے کی رونے کی آوازیں ٹکرا رہی تھی۔ وہ بچہ بلک بلک کر رو رہا تھا، اُس کے رونے میں اتنی شدت تھی کہ گویا وہ رو رو کر ہی اپنی جان دے دے گا۔ اُس بچے کی آواز سنتے وہ خود بھی رونے لگی۔ اندھیرے میں اسے کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا، اچانک ہر جانب روشنی پھیل گئی، تیز روشنی ایک دم پیدا ہوتے وہ اپنے ہاتھ اپنی آنکھوں پہ رکھتی پیچھے ہونے لگی، رونے کی آواز اب بند ہو چکی تھی۔ وہ آہستہ آہستہ اپنے ہاتھ

اپنی آنکھوں سے ہٹانے لگی، سامنے کا منظر مکمل روشن تھا، سامنے پڑے بستر پر ایک نومولود بچہ سفید رنگ کے کمبل میں لپٹا ہوا تھا۔ وہ اُسے دیکھتی تیزی سے اس کی جانب لپکی، وہ محض اُس سے ایک قدم فاصلے پر تھی کہ اچانک وہ ننھا وجود غائب ہو گیا۔ وہ تڑپ کر اُس بستر پر گری، وہ زار و قطار رو رہی تھی، وہ پھر اِدھر اُدھر بھاگنے لگی، وہ ایک کمرے کی جانب بھاگی، وہ بچہ وہاں موجود تھا مگر ایک بار پھر اُس کے قریب جانے پر وہ وجود ہوا میں معلق ہو گیا، وہ کبھی ایک کمرے میں جاتی تو کبھی دوسرے کمرے میں، مگر ہر بار اُس وجود کے قریب جاتے وہ غائب ہو جاتا۔ وہ تھک ہار کر روتے ہوئے زمین پر بیٹھ گئی کہ اچانک وہ بچہ عین اُس کے سامنے آگیا، وہ تڑپ کر اُس بچے کو اٹھاتے اپنی گود میں ڈالنے لگی۔ اس بار وہ اسے گود میں ڈالنے میں کامیاب ٹھری۔ وہ اسے سینے سے لگائے چوم رہی تھی کہ اچانک اسے نمی کا احساس ہوا، اس نے بچے کی جانب دیکھا، اس کے منہ، آنکھوں اور کانوں سے

www.novelsclubb.com

خون بہنے لگا تھا، وہ اپنی چادر سے اس کا بہتا خون صاف کرنے لگی، سفید چادر سرخ رنگ پکڑ رہی تھی۔ وہ چلانے لگی،

"کوئی ہے! کوئی ہے! میری مدد کرو!" مگر وہاں اُس کی آواز سننے والا کوئی نہ تھا۔ کچھ دیر بعد اُس بچے کا خون اسے رکتا محسوس ہوا، وہ مطمئن ہو گئی مگر یہ کیا! خون کے ساتھ اس ننھے وجود کی دھڑکنیں بھی تھم چکی تھیں، وہ بچہ دم توڑ چکا تھا۔ وہ بلک بلک کر رو رہی تھیں، اُس کی ہچکیاں بندھ گئی تھیں کہ اچانک اُن کی آنکھ کھل گئی، وہ اپنے بستر سے اٹھ بیٹھیں، صالحہ بیگم کا چہرہ آنسوؤں سے تر تھا، جبکہ دھڑکن بھی بہت تیز ہو چکی تھی۔ آج بہت عرصے بعد انہیں یہ خواب دوبارہ آیا تھا اور ہر بار کی طرح اُن کے زخموں کو پھر سے تازہ کر گیا تھا۔ حفصہ کی موت نے ماضی میں ہوئے اس نقصان کا احساس ایک بار پھر اجاگر کر دیا تھا۔ اس واقعے کو 30 سال ہونے والے تھے مگر انکا زخم آج بھی اتنا ہی تازہ تھا۔

صالحہ بیگم کی طبیعت دن بہ دن بگڑتی جارہی تھی۔آبرو اس وقت بھی انہیں دوائیاں دیتے،ان کے پاس ہی بیٹھی تھی۔کچھ لمحے ہی گزرے تھے کہ وہ دوائی کے زیر اثر نیند میں اترنے لگیں۔آبرو انہیں سوتا دیکھ کر لاونج میں آگئی،جہاں اس وقت رتبہ دونوں ٹانگیں اوپر کیے صوفے بیٹھی کسی گہری سوچ میں گم تھی۔آبرو قدم اٹھاتی اس کے قریب گئی،

"حرم نہیں آئی ابھی تک؟"آبرو نے ایک نظر گھڑی پر ڈالتے پوچھا،جو اس وقت تین بجارہی تھی۔اس سے پہلے کہ رتبہ کوئی جواب دیتی بیل کی آواز نے انہیں اپنی جانب متوجہ کیا،

www.novelsclubb.com

"حرم آئی ہوگی،میں دیکھتی ہوں"آبرو رتبہ کو وہیں بیٹھنے کا اشارہ کرتی باہر گیٹ کی جانب چل پڑی۔گیٹ کھلنے پر سامنے حرم کے ساتھ سبرینہ بھی کھڑی تھیں،وہ دونوں یقیناً ایک ساتھ ہی پہنچی تھیں۔آبرو سبرینہ کو لیے اندر آئی اور رتبہ کو کچن کی

جانب جانے کا اشارہ دیتے سبرینہ کو لیے صوفے پر بیٹھ گئی۔چند رسمی باتوں کے بعد سبرینہ آبرو کی جانب دیکھتے بولی،

"اب کیسی طبیعت ہے صالحہ کی؟"اس کی بات پر آبرو بولنے لگی،

"کل تو امی بہت بہتر ہو گئی تھیں مگر رات میں پھر انکی طبیعت کافی بگڑ گئی تھی" آبرو کے جواب دینے پر سبرینہ متفکر ہوئی،

"ابھی کہاں ہے صالحہ؟"

"ابھی کچھ دیر پہلے ہی دوائی دے کر انہیں سلایا ہے،ساری رات جاگتی رہی ہیں،میں انہیں جگاتی ہوں،آپ۔۔۔۔"

"نہیں،نہیں بیٹا رہنے دو،اس کی صحت میرے لیے سب سے ضروری ہے" وہ اس کی بات کاٹتی بولی،

NOVELSCLUBB@GMAIL.COM
WWW.NOVELSCLUBB.COM

"اس کا دکھ بہت بڑا ہے بیٹا، صبر آنے میں بہت وقت لگے گا" سبرینہ کی بات پر آبرو نے سر جھکاتے اثبات میں سر ہلایا۔

"دوائی لگاتار لے رہی ہے نہ صالحہ ؟" سبرینہ کے دوبارہ پوچھنے پر آبرو بولی،

"جی آنٹی دوائی تو وہ وقت پر لے رہی ہیں، بس کل رات دوبارہ انہیں اس خواب نے بہت پریشان کیا ہے" آبرو کی بات پر سبرینہ کے چہرے پر الجھن ابھری،

"کیسا خواب ؟" آبرو سبرینہ کی جانب دیکھتے بولنے لگی،

"دراصل آنٹی، حفصہ آپی کے بعد ہمارا ایک بھائی پیدا ہوا تھا، جو اس دنیا میں صرف چندپل کا مہمان تھا اور نومولودی میں ہی وہ اللہ کو پیارا ہو گیا تھا" وہ رکی، سبرینہ بہت غور سے اس کی بات سن رہی تھی۔

"امی کے ذہن پر اس واقعے کا اتنا گہرا اثر ہوا ہے کہ جب بھی کوئی حادثہ ہمارے ساتھ پیش آتا ہے تو وہ زخم بھی پھر سے تازہ ہو جاتا ہے" وہ دوبارہ رکی اور گہری سانس لیتے اپنی بات جاری رکھی،

"ابو کی وفات کے بعد بھی اس خواب نے امی کو بہت ستایا تھا اور اب دوبارہ حفصہ آپی۔۔۔" وہ خاموش ہو گئی،اس کی آنکھیں آنسوؤں سے بھر چکی تھیں۔

"پریشان مت ہو بیٹا اللہ سب بہتر کرے گا، یہ آزمائشیں زندگی کا حصہ ہیں، جس پر ہم سوائے صبر کے اور کچھ نہیں کر سکتے" سبرینہ کی بات پر آبرو نے اپنے گال پر بہتے آنسوؤں کو صاف کرتے اثبات میں سر ہلایا۔

www.novelsclubb.com

اس نے صالحہ بیگم کا ہاتھ اپنے دونوں ہاتھوں میں لیتے اس پر بوسہ دیا اور آنکھیں بند کرتے انکا ہاتھ تھاما اور پاس پڑی کرسی پر بیٹھ گئی۔ صالحہ بیگم کی طبیعت آج صبح بہت بگڑ گئی تھی جس پر آبروانہیں فوراً ہسپتال لے آئی تھی۔ وہ اس وقت دوائی کے زیر

اثر غنودگی میں تھیں۔ آبرو نے اپنی پیشانی صالحہ بیگم کے بازو پر ٹکا دی۔ آبرو اس وقت شدید پریشان تھی، حیات صاحب کے جانے کے بعد بھی اس نے صالحہ بیگم کو بہت مشکل سے سنبھالا تھا اور اب حفصہ کے غم نے تو انہیں بالکل توڑ دیا تھا، جس پر وہ سنبھل نہیں پا رہی تھیں۔

اسی لمحے تاشفین کمرے میں داخل ہوا، آہٹ کی آواز پر آبرو نے سر اٹھایا اور اس کی جانب دیکھا، دونوں کی نظریں ملیں۔ سیاہ آنکھوں میں چھپا درد، تکلیف بھوری آنکھیں بآسانی محسوس کر سکتی تھیں۔ آبرو سے پہلے تاشفین نے نظروں کا زاویہ بدلا اور قدم اٹھاتے ان کے قریب چلا آیا۔ اس کی نظروں کا مرکز آبرو تھی جو خاموشی سے صالحہ بیگم کا ہاتھ تھامے اپنے انگوٹھے سے صالحہ بیگم کے ہاتھ کو سہلا رہی تھی۔ تاشفین قریب آتے صالحہ بیگم کا معائنہ کرنے لگا۔ آبرو کا بجھا ہوا چہرہ، ویران اور بے تاثر آنکھیں اسے تکلیف پہنچا رہی تھیں، وہ اس کا غم ہلکا کرنا چاہتا تھا مگر وہ اس پر کوئی اختیار نہ رکھتا تھا۔ وہ چاہتا تھا کہ وہ اس کی زندگی میں آئے

www.novelsclubb.com

سب غم سمیٹتے اسکی زندگی میں خوشیاں بھر دے مگر یہ سب اس کے اختیار سے باہر تھا، وہ اس پر کوئی حق نہ رکھتا تھا۔ صالحہ بیگم کا معائنہ کرتے اس نے آبرو کو مخاطب کیا،

"پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے، گہرے صدمے کی وجہ سے ان کی یہ حالت ہو گئی ہے" اس کی آواز پر آبرو نے اس کی جانب دیکھا، دونوں کی نظریں پھر ملیں اور ایک بار پھر تاشفین نظروں کا زاویہ بدلتے پاس پڑے پیڈ پر کچھ لکھنے لگا،

"میں نے میڈیسنز لکھ دی ہیں، آپ انہیں وقت پر دوائیاں دیجیے گا انشاءاللہ آنٹی بہتر ہو جائیں گی" اس نے وہ کاغذ آبرو کی جانب بڑھایا،

"مجھے معلوم ہے یہ صدمہ اتنا چھوٹا نہیں ہے کہ بھلا دیا جائے مگر پھر بھی کوشش کیجیۓ گا کہ ان کے سامنے بار بار ان کا ذکر نہ کیا جائے" آبرو کو معلوم تھا کہ وہ کس بارے میں بات کر رہا تھا۔ آبرو نے اثبات میں سر ہلاتے کاغذ تھاما۔ ماحول میں ایک دم خاموشی چھا گئی جسے تاشفین کی آواز نے توڑا،

www.novelsclubb.com

"آنٹی کا خیال رکھیے گا" وہ رکا،

"اور اپنا بھی!" اس کی بات پر آبرو نے فوراً اس کی جانب دیکھا مگر وہ اس سے پہلے ہی رخ موڑتا کمرے سے جا چکا تھا۔

"سنبھالو خود کو صالحہ، یوں رو رو کر خود کو اذیت مت دو" رابعہ بیگم صالحہ بیگم کے پاس بیٹھیں انہیں تسلی دے رہی تھیں، جو اس وقت بھی انکے پاس بیٹھیں بے آواز آنسو بہا رہی تھیں۔

"میں کیسے خود کو سنبھالوں رابعہ، میری بچی۔۔۔" وہ یہ کہتے ایک بار پھر شدت سے رونے لگیں۔ رابعہ بیگم کو ان کی حالت دیکھتے ان پر شدید ترس آ رہا تھا۔ وہ بھی ایک ماں تھیں، ان کا درد بآسانی سمجھ سکتی تھیں۔

"میں جانتی ہوں صالحہ، یہ بہت مشکل ہے مگر تمہیں صبر کرنا ہو گا، خود کو سنبھالنا ہو گا اپنے لیے، اپنی بچیوں کے لیے" پاس بیٹھا آفاق سنجیدہ چہرہ لیے ان کی گفتگو سن رہا تھا۔ کل صالحہ بیگم کی طبیعت کی خبر سنتے وہ آج ان کی تیمارداری کے لیے آئے تھے۔

مہمل اس وقت اصباح اور رتبہ کے ساتھ کمرے میں موجود تھی جبکہ آبرو آفس میں تھی۔

"آج دس دن ہو گئے ہیں رابعہ، میری بچی کو مجھ سے دور گئے، میں کیسے صبر کروں، مجھے اس کا مردہ چہرہ نہیں بھولتا" صالحہ بیگم کا درد محسوس کرتے رابعہ بیگم کو اپنا دل بھی روتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔ وہ آگے بڑھتے انہیں گلے لگاتے تسلی دینے لگیں کہ مہمل بھاگتی ہوئی باہر آئی،

"امی۔۔۔وہ۔۔۔۔وہ اصباح بے ہوش ہو گئی ہے" اس کی بات سنتے رابعہ بیگم دل پر ہاتھ رکھتے اندر کی جانب بھاگیں جبکہ مہمل صالحہ بیگم کے پاس آتے انہیں

سنبھالنے لگی، آفاق بھی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑا ہوا۔ کچھ لمحوں بعد رابعہ بیگم تیزی سے باہر آئیں،

"آفاق اصباح کو ہوش نہیں آ رہا، ہمیں اسے ہسپتال لے جانا ہو گا" ان کی بات پر آفاق بھی تیزی سے اندر گیا جہاں اصباح بیڈ پر بے سدھ پڑی تھی، اس کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ رتبہ نے جلدی سے اصباح کو دوپٹہ اوڑھایا جس پر آفاق نے آگے بڑھتے اسے اپنے بازوئوں میں اٹھایا اور تیز تیز قدم اٹھاتا باہر گاڑی کی جانب چلا گیا۔

"مہمل، تم اور رتبہ آفاق کے ساتھ جاؤ میں صالحہ کے پاس رکتی ہوں" رابعہ بیگم کے کہنے پر رتبہ اور مہمل بھی آفاق کے پیچھے چلی گئیں۔

"پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے، شدید کمزوری اور ذہنی دباؤ کے باعث یہ بے ہوش ہوگئی تھیں" ڈاکٹر سامنے کھڑے آفاق کی جانب دیکھتا بولا جس کے اطراف میں رتبہ اور مہمل کھڑی تھیں۔

"ہم اس سے مل سکتے ہیں؟" مہمل کے پوچھنے پر ڈاکٹر نے اثبات میں سر ہلایا اور وہ دونوں اندر اصباح کے پاس چلی گئیں۔ان کے جانے پر ڈاکٹر نے دوبارہ آفاق کو مخاطب کیا،

"پیشنٹ آپ کی وائف ہیں؟ جس پر آفاق نے نفی میں سر ہلایا،

"بہن ہیں؟"

"نہیں" اس بار آفاق نے فوراً زبان کا استعمال کرتے انکار کیا،

"تو پھر آپ کا ان سے کیا رشتہ ہے؟" ڈاکٹر کے پوچھنے پر آفاق بولنے لگا،

"کزن ہے میری" ڈاکٹر سمجھنے کے انداز میں سر ہلاتا بولا،

"کوشش کریں کہ انہیں ہر قسم کی ذہنی پریشانی سے دور رکھیں، میڈیسن اور سپلیمنٹس میں نے لکھ دیے ہیں، انشاءاللہ یہ ٹھیک ہو جائیں گی" ڈاکٹر یہ کہتے وہاں سے چلا گیا جبکہ آفاق گہری سانس لیتے اندر داخل ہوا، جہاں سامنے ہی وہ زرد چہرہ لیے بیٹھی تھی۔

مہمل کی کسی بات پر اس نے اپنا جھکا سر اٹھایا کہ نظریں آفاق پر پڑیں مگر نظروں کا زاویہ بدلتے وہ مہمل کو جواب دینے لگی۔

رو رو کر سوجی آنکھیں، پیلا پڑتا رنگ، وہ صدیوں کی بیمار لگ رہی تھی۔ حفصہ کے جانے کے بعد اس نے کھانا پینا بہت کم کر دیا تھا، ہر وقت اسے یاد کرتے روتی رہتی جس کی وجہ سے آج وہ یہاں موجود تھی۔ آفاق خاموشی سے اس کا جائزہ لینے میں مصروف تھا کہ اچانک فون کی آواز پر وہ قدم اٹھاتا باہر چلا گیا۔ فون رابعہ بیگم کا تھا یقیناً وہ اصباح کے بارے میں پوچھنے کے لیے فون کر رہی تھیں، اس نے فون اٹھاتے انہیں تسلی دی،

www.novelsclubb.com

"جی امی بس ابھی کچھ دیر میں ڈاکٹرز ڈسٹارچ کر دیں گے پھر ہم گھر آرہے ہیں" دوسری جانب سے کہی جانے والی بات سنتے، کچھ لمحوں بعد اس نے فون کاٹ دیا اور دوبارہ قدم اندر کی جانب بڑھائے جہاں اس وقت مہمل اصباح کو پھل کھلانے کی کوشش کر رہی تھی۔

"تھوڑا سا کھالو اصباح پھر تمہیں میڈیسن بھی لینی ہے" مگر اصباح مسلسل انکار کر رہی تھی۔

"میرا بالکل دل نہیں ہے کچھ کھانے کا، مجھے بس گھر جانا ہے" آنسو تو گویا ہر وقت اس کی آنکھوں میں موجود رہتے تھے۔

"میری بات مان لو اصباح بس یہ تھوڑا سا سیب کھالو" مہمل کے دوبارہ کہنے پر اصباح کی نفی میں ہلتی گردن دیکھتے آفاق کے قدم بے اختیار اس کے بیڈ کی جانب بڑھے،

www.novelsclubb.com

"لاؤ میں کھلاتا ہوں" اس کی بات پر وہاں موجود تینوں نفوس حیران ہوئے، اصباح کی آنسوؤں سے بھری نظریں آفاق سے ملیں جبکہ مہمل اور رتبہ نے ایک دوسرے کی جانب دیکھا۔

"تم ہٹو مہمل میں اسے کھلاتا ہوں" اس کا لہجہ سخت نہ تھا مگر اصباح کو اس کے الفاظ پتھر معلوم ہوئے اور وہ فوراً مہمل کی گود میں رکھی پلیٹ سے سیب اٹھاتے کھانے لگی، جس پر رتبہ اور مہمل دونوں مسکرائیں جبکہ آفاق کی نظر اس کے رخسار پر بہتے آنسوؤں پر تھیں، وہ حیران تھا کہ کوئی ہر وقت اتنا کیسے رو سکتا ہے!

---

www.novelsclubb.com

"اصباح تم کیوں اپنا خیال نہیں رکھتی بیٹا، دیکھو تو سہی کیا حال بنا لیا ہے تم نے اپنا" رابعہ بیگم اصباح کے پاس بیٹھی تھیں جو اس وقت صالحہ بیگم کے گلے لگے رو رہی تھی جبکہ کچھ فاصلے پر آبرو اور مہمل بیٹھی تھیں۔

"اصباح بیٹا رونا بند کرو شاباش، اتنی مشکل سے تمہاری طبیعت سنبھلی ہے پھر بگڑ جائے گی" صالحہ بیگم اسے خود سے الگ کرتے اس کے آنسو پونچتی بولیں،

"میں کیا کروں پھپھو، مجھے حفصہ آپی نہیں بھولتیں، میرا کہیں دل نہیں لگتا وہ ہر وقت مجھے یاد آتی رہتی ہیں" وہ رندھی ہوئی آواز میں روتے ہوئے بولی،

"سنبھالو خود کو بیٹا، مجھے معلوم ہے تمہارا دکھ بہت بڑا ہے مگر تمہارے یہ آنسو تمہاری امی کو تکلیف دیتے ہیں بیٹا" وہ رکیں،

"حفصہ تمہیں اس طرح دکھی دیکھ کر کیا خوش ہو سکتی ہے بیٹا، اس لیے رونا بند کرو بیٹا اور اس کے لیے دعا کرو" رابعہ بیگم کی بات پر مہمل اصباح کے ساتھ آ بیٹھی اور رابعہ بیگم کو مخاطب کرتی بولی،

"امی ہم کچھ دنوں کے لیے اصباح کو اپنے ساتھ لے جائیں؟" اس کی بات پر اصباح نے فوراً اس کی جانب دیکھتے نفی میں سر ہلایا مگر رابعہ بیگم بولنے لگیں،

"ہاں، ہاں کیوں نہیں "رابعہ بیگم اسکی جانب دیکھتی بولیں،

"صالحہ میں اصباح کو کچھ دنوں کے لیے اپنے گھر لے جاؤں، اگر تمہیں کوئی اعتراض نہ ہو تو، اس طرح اس کا دل بھی بہل جائے گا "ان کی بات پر صالحہ بیگم بولیں،

"مجھے بھلا کیا اعتراض ہو گا رابعہ "صالحہ بیگم کی بات پر اصباح انکی جانب دیکھتی بولی،

"مگر امی۔۔۔"

"رابعہ ٹھیک کہہ رہی ہے اصباح تم کچھ دن ان کے ساتھ چلی جاؤ "ان کے خاموش ہوتے ہی آبرو بولی،

"ہاں اصباح اس طرح تمہارا دھیان بھی بٹ جائے گا اور تمہاری طبیعت بھی بہتر ہو جائے گی "اصباح ان سب کی باتیں سنتے خاموش ہو گئی۔

www.novelsclubb.com

"چلو مہمل تم اس کا سامان تیار کرو، میں آفاق سے کہتی ہوں کہ وہ گاڑی نکالے" رابعہ بیگم مسکراتے ہوئے بولیں جس پر مہمل لاؤنج کی جانب چل پڑی جہاں آفاق موجود تھا۔

اس وسیع و عریض بنگلے میں موجود ڈائننگ ایریا میں اس وقت کانٹوں اور چھریوں کی آواز ماحول میں ارتعاش پیدا کر رہی تھی۔ ٹیبل پر موجود فیاض لاشاری اور فائقہ لاشاری رات کا کھانا کھانے میں مصروف تھے۔ ملازمہ انہیں کھانا سرو کرتے جا چکی تھی۔ وہ دونوں خاموشی سے کھانا کھا رہے تھے کہ اچانک فائقہ لاشاری کا موبائل بجنے لگا، جس پر وہ چمچ پلیٹ میں رکھتے اسکی جانب متوجہ ہوئیں اور فون اٹھایا، جس پر شہریار کا نام لکھا جگمگا رہا تھا۔ کال ریسیو کرتے ان کے کچھ بولنے سے پہلے ہی دوسری جانب سے شہریار بولنے لگا،

"اوکے بیٹا"اس کی بات سنتے وہ صرف اتنے ہی الفاظ ادا کر پائی تھیں کہ فون دوسری جانب سے کاٹ دیا گیا۔وہ فون واپس رکھتے فیاص لاشاری کی جانب متوجہ ہوئیں،جو سوالیہ نگاہوں سے انکی جانب دیکھ رہے تھے۔

"شہریار کی کال تھی،وہ آج رات فارم ہاؤس ہی رکے گا"وہ یہ کہتے واپس کھانا کھانے لگیں،ان کی بات پر فیاض لاشاری کے چہرے پر ناگواری کا تاثر ابھرا مگر انہوں نے کچھ بولنے پر خاموشی کو ترجیح دی کہ اچانک کچھ یاد آنے پر وہ بولنے لگے،

"فائقہ تم آج بینک گئی تھی؟"ان کے سوال پر فائقہ لاشاری کے چہرے کا رنگ ایک دم تبدیل ہوا۔

"جی گئی تھی"وہ جگ سے پانی گلاس میں انڈیلتے پانی پینے لگیں۔

"سب خیریت ہے،تم نے اتنی بڑی رقم اپنے اکاؤنٹ سے نکلوائی ہے"ان کی بات پر پانی فائقہ لاشاری کے حلق میں پھنسنے لگا،وہ پانی کا گلاس سائڈ پر رکھتی بولیں،

www.novelsclubb.com

"جی فیاض سب خیریت ہے، میری ایک دوست کو پیسوں کی بہت ضرورت تھی، اسی کے لیے۔۔۔" وہ بات ادھوری چھوڑتیں بمشکل مسکرائیں،

"پر پھر بھی فائقہ 10 لاکھ بہت بڑی رقم ہے"

"وہ میری بہت قریبی دوست ہے فیاض، پہلی بار اسے مشکل پیش آئی ہے، اگر میں اس کی مدد نہ کرتی تو یہ مناسب تو نہ تھا" وہ بات سنبھالتے ہوئے بولیں، ان کی بات پر فیاض لاشاری خاموش ہو گئے۔ فائقہ لاشاری کی بھوک اب ختم ہو چکی تھی، ان کے ذہن کے پردے پر صبح کا منظر لہرایا، جب وہ بینک سے واپسی پر ریسٹورنٹ گئی تھیں، جہاں ان کی ملاقات اس شخص سے ہوئی تھی، جسے وہ 10 لاکھ کا چیک دے کر آئی تھیں۔ اس شخص کو وہ رقم دینے کی وجہ ان کے علاوہ اور کوئی نہیں جانتا تھا۔ اگر کبھی مستقبل میں فیاض لاشاری کو اس بارے میں معلوم ہو گیا تو ان کا ردعمل۔۔۔ وہ اس سے آگے سوچ ہی نہ پائیں اور اپنی پلیٹ کو دور کھسکاتے خاموشی سے فیاض لاشاری کی جانب دیکھنے لگیں۔

شام کے پانچ بج چکے تھے، دن ڈھلنے لگا تھا۔ آفاق کی واپسی آج دو دن بعد ہوئی تھی۔ اس نے لاؤنج میں قدم رکھتے ایک نظر آس پاس دیکھا مگر لاؤنج خالی تھا۔ یقینا رابعہ بیگم اور مہمل اس وقت اپنے کمروں میں موجود تھیں۔ اس نے ابھی قدم سیڑھیوں کی جانب بڑھایا ہی تھا کہ آہٹ کی آواز پر وہ اس جانب متوجہ ہوا۔ آواز کچن سے آئی تھی وہ قدم اٹھاتا کچن کی جانب چل پڑا۔

کچن میں داخل ہوتے ہی اس کی نظر سامنے کھڑی اصباح پر پڑی جس کی پشت اس کی جانب تھی۔ وہ قدم اٹھاتا کچھ آگے بڑھا۔

www.novelsclubb.com

اصباح اس وقت ہلکے آسمانی رنگ کے فراک کے ساتھ سفید ٹراؤزر پہنے، سر پر دوپٹہ اوڑھے کھڑی تھی جبکہ کھلے بال اس کے پشت پر بکھرے تھے جو اس کے سفید دوپٹے کے نیچے سے بھی دکھائی دیتے تھے۔ آس پاس پھیلی خوشبو سے اسے اندازہ ہوا تھا کہ وہ اس وقت چائے بنا رہی تھی۔ اسے ابھی یہاں کھڑے چند لمحے ہی

گزرے تھے کہ اصباح چائے کے نیچے جلتی آگ بند کرتے پلٹی کہ اس کی نظر آفاق پر پڑی، جس پر وہ بمشکل اپنی چیخ روکتے وہیں بت بن گئی جبکہ آفاق کو بھی اپنی غلطی کا احساس ہوا کہ اس کے یوں خاموشی سے پیچھے کھڑے ہونے پر اس کا یہ ردعمل فطری تھا۔

اصباح نے ایک نظر سامنے آفاق کی جانب دیکھا، وہ اس وقت یونیفارم میں موجود تھا، ایک ہاتھ میں کیپ پکڑے وہ اسی کی جانب دیکھ رہا تھا۔ اصباح کا دل زور زور سے دھڑک رہا تھا جبکہ سامنے کھڑا آفاق اس بات پر حیران تھا کہ وہ ابھی تک یہاں کیوں کھڑا ہے!

www.novelsclubb.com

"السلام علیکم" آفاق کی آواز پر اصباح نے اس کے سلام کا جواب دیا، جس پر آفاق کو صرف اس کے لب ہلتے دکھائی دیے، اس کے آواز آفاق کے کانوں تک رسائی حاصل نہ کر سکی حالانکہ وہ صرف اس سے کچھ فاصلے پر کھڑی تھی۔ ماحول میں چھائی خاموشی کو آفاق کی آواز نے توڑا،

"اب کیسی طبیعت ہے تمہاری؟" اصباح نے نگاہ اٹھاتے اس کی جانب دیکھا پھر نظروں کا زاویہ تبدیل کرتے جواب دیا،

"اب ٹھیک ہے" اس بار پھر آواز بہت مدہم تھی مگر اتنی ضرور تھی کہ آفاق سن پاتا۔ کچھ لمحے مزید خاموشی کی نظر ہوئے،

"ایک گلاس پانی دینا پلیز" آفاق کی اس عجیب بات پر اصباح حیرت سے اس کی جانب دیکھتے بولی،

"جی؟"

"ایک گلاس پانی" آفاق کی بات پر اصباح نے فوراً فریج کی جانب دیکھا جو اصباح سے زیادہ آفاق کے قریب تھی مگر وہ اس وقت اس کی بات مانتے خاموشی سے فریج کی جانب چل پڑی جبکہ آفاق نے خود کو کوستے ہوئے اپنی اس فضول بات کی وضاحت خود سے مانگی، جس پر اس کا دماغ خاموش تھا جبکہ دل کی دھڑکن اسے اس

کی کیفیات سمجھانے کی کوشش کر رہی تھی۔اصباح بوتل نکالتے پانی گلاس میں انڈیلنے لگی کہ اس کی سماعت سے دوبارہ آفاق کی آواز ٹکرائی،

"اصباح!"اصباح نے اپنی جھکی گردن اٹھائی،

"تم مجھ سے اتنا ڈرتی کیوں ہو؟"یہ سوال بہت عرصے سے اس کے ذہن میں پنپ رہا تھا جسے وہ آج زبان پر لے آیا تھا مگر اس کا جواب اصباح کی بجائے کچن میں داخل ہوتی مہمل نے دیا،

"کیونکہ آپ ہٹلر ہیں اور ہٹلر سے ڈرنا ہی چاہیے"وہ کہتی ہوئی اصباح کے پاس چلی گئی جبکہ آفاق اس کے یوں آنے پر کوفت کا شکار ہوا۔

"اصباح تم اوپر امی کے پاس جاؤ وہ تمہیں بلا رہی ہیں،میں چائے لے کر آتی ہوں"وہ اصباح کو مخاطب کرتی بولی،جس پر اصباح جو پہلے ہی وہاں سے جانے کے لیے پر تول رہی تھی تیز تیز قدم اٹھاتی آفاق کے برابر سے گزر گئی۔مہمل نے شیلف پر پڑا گلاس آفاق کی جانب بڑھایا،

"یہ لیں بھائی ایک گلاس پانی" وہ اپنے الفاظ پر زور دیتی مسکرائی، جس پر آفاق اس کا اشارہ سمجھ چکا تھا کہ وہ اس کے اور اصباح کے مابین ہونے والی گفتگو سن چکی تھی۔ آفاق نے گلاس تھامتے اسے گھوری سے نوازا، جس پر وہ ہنستی ہوئی چائے کی جانب بڑھ گئی۔

وہ سیڑھیاں اترتا نیچے آیا مگر لاؤنج ایک بار پھر خالی تھا۔ وہ قدم اٹھاتا لاؤنج میں پڑے صوفے کی جانب چلا گیا۔ وہ کچھ دیر پہلے ہی رابعہ بیگم سے مل چکا تھا۔ وہ اس وقت سیاہ ٹراؤزر کے ساتھ سفید شرٹ پہنے رف حلیے میں موجود تھا، بال ماتھے پر بکھرے تھے۔ اس نے آگے بڑھتے ایل-ای-ڈی کا ریموٹ اٹھایا کہ اس کی نگاہ سامنے لگی کھڑکی سے نظر آتے لان کے منظر پر پڑی، جہاں اس وقت رابعہ بیگم اور اصباح سامنے لگے پودوں کا جائزہ لے رہی تھیں۔ اس کے قدم بے اختیار اٹھے اور وہ اس کھڑکی سے کچھ فاصلے پر جا کھڑا ہوا، جہاں سے سامنے کا منظر بالکل واضح تھا۔

www.novelsclubb.com

اصباح ہر پودے کو چھوتے رابعہ بیگم کو اس کی مکمل تفصیلات سے آگاہ کر رہی تھی۔ چہرے پہ سجی معصوم مسکراہٹ اسے مزید خوبصورت بنا رہی تھی۔ بار بار چہرے پر جھولتی لٹوں کو پیچھے کرتے وہ اپنی بات جاری رکھتی۔ آفاق خاموشی سے کھڑا یہ منظر دیکھتا رہا کہ اس کی آنکھوں کے سامنے کچھ دیر پہلے کا منظر لہرایا جب گلاس میں پانی ڈالتے اصباح کے ہاتھوں میں لرزش تھی۔

وہ کیوں اس سے اتنی خوفزدہ تھی؟ شاید یہ اس دن جلال تایا کے گھر ہونے والی ملاقات کا اثر تھا یا وہ واقعی اتنا خوفناک تھا!

وہ ابھی ایسے ہی کھڑا سامنے کا منظر دیکھ رہا تھا کہ رابعہ بیگم نے سامنے لگا ایک سفید پھول توڑتے اصباح کے بالوں میں لگایا، جس پر وہ کھل کر مسکرائی تھی اور یہ منظر دیکھتے نجانے کیوں آفاق کو اپنے دل کی دھڑکن معمول سے تیز محسوس ہوئی تھی۔ اس نے آج پہلی بار اسے بہت غور سے دیکھا تھا، وہ واقعی بہت خوبصورت تھی!

"بہت پیاری ہے نہ!"

"ہاں بہت!" نجانے کس ٹرانس کی کیفیت میں آفاق کے ہونٹوں سے یہ الفاظ نکلے مگر ایک دم اپنے الفاظ پر غور کرتے وہ پلٹا، جہاں مہمل ہنستے ہوئے اسے دیکھ رہی تھی۔ یقیناوہ سوال بھی اسی کا تھا جس پر آفاق کی زبان سے وہ الفاظ پھسلے تھے۔

"تم۔۔۔ تم کب آئی؟" آفاق اپنی ہڑبڑاہٹ پر قابو پاتا تیزی سے اپنی جگہ تبدیل کرتا بولا،

"ابھی جب آپ اس کھڑکی سے نظر آتے پھولوں کو دیکھنے میں گم تھے" اس کی بات پر آفاق کو فوراً اپنی بے اختیاری پر افسوس ہوا۔

"پھول بہت خوبصورت ہے نہ "وہ" بہت" کے لفظ پر زور دیتی بولی، جس پر آفاق نے فوراریموٹ پکڑتے خبریں لگادیں،

"اسے بند کریں بھائی کیونکہ امی نے آپ کے لیے پیغام بھیجا ہے" آفاق نے سوالیہ نظروں سے اس کی جانب دیکھا،

"امی کا کہنا ہے کہ آپ تیار ہو جائیں، کچھ دیر میں ہم اصباح کو اس کے گھر چھوڑنے جا رہے ہیں" وہ مسکراتے ہوئے یہ کہتی وہاں سے چلی گئی۔

اس کے جانے کے بعد کچھ لمحے کے لیے آفاق کچھ سوچتا رہا مگر اب اس کے دماغ میں الجھا جال سلجھ چکا تھا اور وہ اپنے لیے ایک فیصلہ کر چکا تھا۔

رات کے اس پہر جب ہر سو تاریکی تھی۔ چاند اور تارے اپنے مقرر کردہ فرائض بخوبی نبھا رہے تھے۔ اسی پہر رابعہ بیگم اپنے کمرے میں بیٹھیں فون پر کسی سے محو گفتگو تھیں۔

"فیضان تم کیوں میری بات نہیں سمجھ رہے، کچھ تو خیال کرو، تمہاری جوان بھتیجی کا انتقال ہوا ہے تمہیں اس پر آنا چاہیے تھا مگر تم نہیں آئے پر اب تو آجاؤ! اب کیا چیز تمہیں روک رہی ہے؟" وہ بول کر خاموش ہوئیں اور دوسری جانب سے آتی آواز سننے لگیں،

"حیات کی وفات کو تقریباً چھ سال ہونے والے ہیں فیضان اور تمہیں ہم سب نے آخری بار تب دیکھا تھا اور تب بھی تم ہوا کے گھوڑے پر سوار آئے تھے اور صرف ایک ہفتہ یہاں رکے تھے" رابعہ بیگم کے چہرے پر غصہ تھا۔

"بہت سن لیں میں نے تمہاری باتیں، اس بار تم لائبہ اور فاطمہ کو بھی ساتھ لاؤ گے اور کم از کم دو سے تین ماہ یہاں رکو گے" ان کا لہجہ اٹل تھا۔

"تم بھی میری بات سمجھنے کی کوشش کرو! تم تو پردیس جا کر وہیں کے ہو کر رہ گئے ہو، سالوں سال ہم تمہاری شکل دیکھنے کو ترستے ہیں" وہ بات کرتے کرتے جذباتی

ہو گئیں تھیں۔اسی اثناء میں کمرے میں آفاق داخل ہوا اور انہیں مصروف دیکھتے کچھ فاصلے پر جا بیٹھا،

"میں نے کہہ دیا ہے فیضان کہ تم جتنا جلدی ہو سکے پاکستان واپس آجاؤ" وہ یہ کہتے فون کاٹ چکی تھیں اور پھر آفاق کی جانب دیکھتے موبائل ایک جانب رکھ دیا۔

"فیضی ماموں کا فون تھا؟" اس کی بات پر رابعہ بیگم نے اثبات میں سر ہلایا،

"آپ پریشان مت ہوں امی، میں بھی ان سے بات کروں گا" وہ انہیں پریشان دیکھتا بولا، جس پر رابعہ بیگم اداسی سے مسکرائیں۔کچھ لمحے خاموشی کی نظر ہوئے۔

"امی مجھے آپ سے ایک ضروری بات کرنی ہے" آفاق انہیں مخاطب کرتا بولا،

"ہاں کہو"

"آپ صالحہ ممانی سے بات کر سکتی ہیں "

"کس بارے میں" رابعہ بیگم اس کی بات پر بے دھانی میں بولیں،

"میرے اور اصباح کے رشتے کے بارے میں" رابعہ بیگم کو حیرت کا جھٹکا لگا، چہرے پر چھائے پریشانی کے تاثرات میں ایک دم خوشی کا جذبہ ٹمٹمانے لگا۔

"بیٹا۔۔۔بیٹا تم یہ فیصلہ میرے دباؤ میں آ کر تو نہیں کر رہے نہ، دیکھو یہ تمہاری پوری زندگی کا معاملہ ہے" وہ رکیں جبکہ آفاق انکی باتوں پر مسکرا رہا تھا۔

"یہ فیصلہ تم،، تم اپنی خوشی سے کر رہے ہو نہ بیٹا" ان کی بات پر آفاق نے مسکراتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا، جس پر رابعہ بیگم نے آگے بڑھتے اس کا ماتھا چوما،

"میں تمہیں بتا نہیں سکتی بیٹا کہ تمہاری اس رضامندی نے مجھے کتنی بڑی خوشی دی ہے" ان کا چہرہ خوشی سے چمک رہا تھا۔

"تم دیکھنا میرا یہ فیصلہ تمہارے اور اصباح کے حق میں کتنا اچھا ثابت ہو گا" وہ خوش تھیں، ان کا چہرہ واضح بتا رہا تھا۔

www.novelsclubb.com

"حالات کے سازگار ہوتے ہی میں صالحہ سے اس بارے میں بات کروں گی" وہ مسکرائیں، اس مسکراہٹ پر تو آفاق اپنی پوری زندگی وار سکتا تھا۔

رات کا ایک بج چکا تھا، سب لوگ اپنے لحافوں میں دبکے سو رہے تھے۔ وہ پوری آنکھیں کھولے چھت پر گھومتے پنکھے کو دیکھ رہا تھا۔ بیڈ پر چت لیٹے اس کا چہرہ بے تاثر تھا جبکہ دل میں موجود خوف دماغ پر حاوی تھا کہ کہیں اسے دوبارہ نیند نہ آجائے۔ وہ عادل تھا جو اپنے کیے گئے گناہوں کی سزا کے آغاز میں ہی پریشان ہو چکا تھا۔ جب بھی وہ اپنی آنکھیں بند کرنے کی کوشش کرتا تو اسے حفصہ کا روتا ہوا چہرہ دکھائی دیتا، کانوں میں اس کی سسکیاں سنائی دینے لگتیں۔ جو اذیت وہ اتنے سال اسے دیتا آیا تھا، آج اسے خود محسوس کر پا رہا تھا۔ اسے اندازہ نہ تھا کہ اس کے کیے گئے اعمال کی سزا اسے اتنی جلدی مل جائے گی۔ اسے وہ ایک ایک دن، ایک ایک لمحہ یاد آ رہا تھا، جب وہ حفصہ کو تکلیف دیتا تھا۔ وہ اس کے ساتھ اس رشتے میں وفادار

www.novelsclubb.com

نہ تھا، وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ حفصہ کس طرح جی جان وارتے یہ رشتہ نبھا رہی ہے مگر اس نے کبھی اس کی کی گئی کوششوں کا صلہ نہ دیا تھا بلکہ ہر بار اس کی محنت کو برباد کر دیتا تھا اور آج وہ اس پر ہوئے ہر ظلم کو محسوس کر رہا تھا۔ وہ اسی طرح لیٹا تھا کہ اس کی امی کمرے میں داخل ہوئیں، عادل نے ایک نگاہ ان پر ڈالتے واپس نگاہوں کا مرکز اس پنکھے کو بنالیا۔ وہ قدم اٹھاتیں اس کے قریب آئیں، وہ اپنی جگہ سے اٹھ بیٹھا۔ وہ اسکے پاس آتے بس پر بیٹھ گئیں۔ عادل نے اپنا سر ان کی گود میں رکھتے آنکھیں بند کر لیں، جس پر اسکی امی کی پریشانی میں اضافہ ہوا، وہ پچھلے ایک ماہ سے عادل کی یہ حالت دیکھ رہی تھیں، جس پر وہ شدید پریشان تھیں،

www.novelsclubb.com

"ابھی تک سوئے نہیں بیٹا! کیا نیند نہیں آرہی؟" ان کے سوال پر عادل بولنے لگا،

"نیند تو آرہی ہے امی مگر میں سونا نہیں چاہتا" حفصہ کی وفات کو ایک ماہ ہونے والا تھا اور اس دن سے عادل کی یہی حالت تھی۔

"بیٹا تم کب تک خود کو یوں اذیت دو گے؟ تمہاری یہ حالت دیکھ کر میرا دل روتا ہے" وہ متفکر تھیں۔

"امی یہ سب میرے اختیار سے باہر ہے، میں۔۔۔میں اسے بھولنا چاہتا ہوں مگر۔۔۔مگر میں اسے بھول نہیں پاتا" وہ ان کی گود سے اٹھ بیٹھا،

"میری تو اس سے کوئی دلی وابستگی بھی نہیں تھی امی، پھر میں کیوں اس کے جانے پر بے سکون ہوں" وہ اپنے لہجے پر قابو پاتا بولا، آنسو اس کے حلق میں پھنسنے لگے تھے۔

"عادل بیٹا تم اس کے ساتھ ہوئے اس حادثے کا قصور وار خود کو ٹھہراتے ہو، اسی لیے تم یہ سب بھول نہیں پا رہے" عادل خاموش رہا،

"اس کے ساتھ جو بھی ہوا، اس میں ہمارا کوئی قصور نہیں، وہ سب محض ایک حادثہ تھا" وہ بے تاثر چہرہ لیے بولیں،

www.novelsclubb.com

"قصور تھا امی! ہمارا ہی تو قصور تھا" پچھتاوے کی کیفیت عادل پر غالب آنے لگی،

"اس کی زندگی میں موجود سب تکالیف کا سبب ہم ہی تو تھے، ہم ہی تو تھے جن کی وجہ سے وہ اس نہج پر پہنچی تھی" وہ بلند آواز میں بولا،

"میں اس کا گنہگار ہوں امی۔۔۔میں۔۔۔میں اس کا گنہگار ہوں" وہ اپنے بالوں میں ہاتھ پھیرتا بار بار ایک ہی بات دہرانے لگا تھا۔

"عادل بیٹا سنبھالو خود کو، تم نے کچھ نہیں کیا" اس کی امی اس کے قریب آتی بولیں، جس پر وہ انکی جانب دیکھتا بولنے لگا،

"امی۔۔۔امی میں جب اس کے ساتھ اتنی زیادتیاں کرتا تھا تو آپ۔۔۔آپ مجھے روکتی کیوں نہیں تھیں۔۔۔آپ" اس کی بات پر اس کی امی نے حیرت سے اسکی جانب دیکھا،

"آپ۔۔۔آپ تو ایک عورت ہیں نہ، ایک عورت کا دکھ بآسانی سمجھ سکتی تھین، آپ نے مجھے کیوں نہیں روکا امی" اسکی بات پر وہ خاموش رہیں کیونکہ عادل کی بات سو فیصد درست تھی۔ وہ ایک عورت تھیں اور ایک عورت کا درد دوسری عورت بآسانی سمجھ سکتی ہے مگر انہوں نے کبھی عادل کو اس کے کیے گئے رویے پر کچھ نہ کہا تھا بلکہ اس کا ساتھ دیتے حفصہ کی اذیت میں اضافہ کرتی تھیں۔

"جب میں اس کو اپنے الفاظ سے تکلیف پہنچاتا تھا تو آپ نے میری زبان کیوں نہیں پکڑی امی" وہ رونے لگا تھا۔

"امی میں کیا کروں مجھے سکون نہیں آتا" وہ مسلسل رو رہا تھا اسکی امی بھی رونے لگیں، اپنی اولاد کو تکلیف میں دیکھنا کتنا مشکل ہوتا ہے اس بات کا اندازہ انہیں آج بخوبی ہو رہا تھا۔

"امی۔۔۔امی آپ میرا ایک کام کریں گی" وہ آگے بڑھتا انکے دونوں ہاتھ تھامتا بولا، جس پر اس کی امی فوراً بولیں،

"ہاں بیٹا بولو" وہ اسکے بال سمیٹتے بولیں،

"آپ۔۔۔آپ حفصہ کو واپس لے آئیں امی، مجھے اس سے معافی مانگنی ہے" وہ رو رہا تھا اور اس کا ہر آنسو اس کی امی کہ دل پر گر رہا تھا مگر وہ دونوں اس وقت بے بسی کی انتہا پر تھے کیونکہ گیا وقت کبھی لوٹ کر نہیں آتا!

(جاری ہے۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔)

www.novelsclubb.com